5۔ کچھ ادب کے بارے میں

ڈاکٹر عبادت بریلوی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مشاطگی	بنانا سنوارنا، حسین بنانا	آفرینش	پیدائش
تغیرات و انقلابات	تبدیلی	سوتا پھوٹنا	چشمہ جاری ہونا
مدوجزر	جوار بھاٹا، پانی کا اتار چڑھاؤ	تلاطم	دریا/ سمندر کی موجوں کا جوش
بادِسموم	بہت گرم ہوا۔ لو	عالم آشکارا	دنیا پر ظاہر ہونا، مشہور و معروف
صناعانہ	کاریگرانہ، ہنرمندی سے	افتادِطبع	طبیعت کی اٹھان
منغض	ناراض، رنجیدہ	نووارد	نیا آنے والا
شستگی	پاکیزگی، صفائی		

مشق

سوال نمبر ۱۔ متن کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) انسان کے اندر حُسن کا احساس سب سے زیادہ قوی ہے۔

(ب) زمانے کی مشاطگی اس کو زیادہ سے زیادہ بناتی سنوارتی ہے۔

(ج) ان جذبات و احساسات کو انسان نے خود اپنے تک محدود کیوں نہیں رکھا۔

(د) ادب سے انسان کی دلچسپی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

(ہ) بہر حال یہ ادب کے ابتدائی نقوش تھے۔

(و) ادب کے قدم ترقی کی شاہراہوں پر برابر آگے بڑھتے گے۔

(ز) احساسِ جمال کا ہونا ہر انسان کے اندر لازمی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ عبادت بریلوی نے اس مضمون میں کن زاویوں سے ادب کی افادیت پر روشنی ڈالی ہے؟

جواب: عبادت بریلوی کے اس مضمون میں مختلف زاویوں سے ادب کی افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ہر ادب میں اس زمانے کی سماجی، معاشی اور زندگی کی ساری تصویریں چلتی پھرتی اور جیتی جاگتی نظر آتی ہیں۔ اس سے انسان کی تخلیقی قوت کی تسکین ہوتی ہے۔ وہ اپنے جذبات اور احساسات دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ تخلیقی عمل سے اس کو ذاتی طور پر سکون ملتا ہے اور دوسرے افراد بھی ان معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ادب ایک ایسا فن ہے جس میں فنکار بدصورت سے بدصورت چیز کو بھی رعنائی بخشتا ہے ۔ لہٰذا انسانی زندگی میں ادب کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ تنقید کی تعریف کریں نیز بتائیے کہ زیر نظر مضمون "کچھ ادب کے بارے میں" کہاں تک اس پر پورا اُترتا ہے؟

جواب: تنقید: "تنقید" عربی کے لفظ "نقد" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کھرا کھوٹا پرکھنا جانچنا اچھے بُرے میں امتیاز کرنا۔ ادبی اصلاح میں "تنقید" سے مراد کسی کلام یا فن پارے کی خوبیاں اور خامیاں ظاہر کرنا اور اس پر غیر جانب دارانہ رائے قائم کرنا۔

جب ہم ڈاکٹر عبادت بریلوی کے مضمون "کچھ ادب کے بارے میں" کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بارک کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ہاں تحقیق و تنقید کی آمیزش اور تنقیدی اصولوں کو خوبی سے برتا گیا

ہے۔ انھوں نے ایک محقق کی طرح ادب کے وجود میں انے اور اس کی تاریخ کی کھوج لگائی پھر ایک نقاد کی حیثیت سے اس کو پرکھا اور اس کی اہمیت اور افادیت کی مدلّل انداز سے بیان کیا۔

سوال نمبر ۴۔ ادب کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ادب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تہذیب، شائستگی اور ترتیب مدارج کے ہیں۔ ادب انسانی زندگی کا لازمی جز ہے۔ انسانی زندگی کو اعتدال پر لانے اور انسانی زندگی سے لطف اندوز ہونے میں ادب اہم کردار کرتا ہے۔ ادب ہی ہے جو اپنے دامن میں زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام موضوعات کو سمیٹ سکتا ہے۔ اس لیے تو مشہور مغربی نقادٹی، ایس ایلیٹ نے کہا تھا کہ ادب انسانی زندگی کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنی کہ سانس، موجودہ زمانے میں جب ہر طرف انتشار اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس طرح کے حالات میں ادب کی ضرورت اور اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

سوال نمبر ۵۔ فعل کی فاعل سے مطابقت کے حوالے سے جملے درست کر کے لکھیں۔

(۱) میری کتابیں، قلم اور کاپیاں سب کچھ کھو گئے (۲) چار کپ، ایک گلاس اور دو پلیٹیں ٹوٹ گیے۔

(۳) شاہ جہاں نے عمارتیں بنوائی۔ (۴) ہم نے پہاڑ کے پتھروں کو کالے پائے۔

(۵) فضول خرچی کی وجہ سے اُس کا سرمایہ اور احترام لُٹ گئے۔

جواب: درست جملے:

(۱) میری کتابیں، قلم اور کاپیاں سب کچھ کھو گیا۔

(۲) چار کپ، ایک گلاس اور دو پلیٹیں ٹوٹ گئیں۔

(۳) شاہ جہاں نے عمارتیں بنوائیں۔

(۴) ہم نے پہاڑ کے پتھروں کو کالا پایا۔

(۵) فضول خرچی کی وجہ سے اُس کا سرمایہ اور احترام لُٹ گیا۔

سوال نمبر ۶۔ سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی تشریح کریں۔

(الف) ایک طرف تو تخلیق کی فطری خواہش اور دوسری طرف اپنے آس پاس کے افراد سے دل پر بیتی ہوئی حالت کو ظاہر کر دینے کا خیال، ان دونوں عناصر نے مل کر ادب کو پیدا کیا۔

جواب: (الف) **حوالہ متن:**

سبق کا نام: کچھ ادب کے بارے میں مصنف کا نام: ڈاکٹر عبادت بریلوی

سیاق و اسباق: ڈاکٹر عبادت بریلوی کا شمار اُردو ادب کے اعتدال پسند نقادوں میں ہوتا ہے۔ شامل نصاب مضمون "کچھ ادب کے بارے میں" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ادب کے متعلق اک کی تنقیدی اور تحقیقی تحریر ہے۔ اس میں انھوں نے ادب کی ابتدا اور ارتقا پر بحث کرتے ہوئے طلبہ کو یہ سمجھانے کی بھی کوشش کی ہے کہ ادب کیسے اور کیوں پیدا ہوا اور انسانی زندگی میں اس کی کیا اہمیت ہے۔ جس میں وہ ادب کی افادیت، اہمیت اور اس کی تخلیق پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے تاریخی پس منظر کو بھی واضح کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ ادب کی تخلیق کس طرح شروع ہوئی اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ ختم ہونے کی بجائے زیادہ کیوں ہوتی جا رہی ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں مصنف ڈاکٹر عبادت بریلوی نے ادب کی تخلیق کے بارے میں ان عناصر کی وضاحت اور نشاندہی کی ہے جنہوں نے مل کر ادب کو پیدا کیا۔ اس تشریح طلب جملے میں مصنف کہتا ہے کہ جب انسان اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اپنے جذبات اور احساسات کو صفحہ قرطاس پر اُتارتا ہے تو پھر اُس کی ایک اور فطری خواہش اُسے اِس بات پر اُکساتی ہے کہ وہ اپنی آپ بیتی کو دوسروں تک پہنچائے۔ جب یہ دونوں عوامل اپنے

انجام کو پہنچتے ہیں تو اس سے ادب جنم لیتا ہے۔ اگر انسان کے دل میں خواہشات نہ ہوتی تو ادب اپنی موجودہ صورت میں ہمیں ہرگز ظر نہ آتا۔

(ب) اس اعتبار سے ادب کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ ہماری سماجی زندگی میں کوئی اور مقام ایسا نہیں آسکتا، جہاں بدصورت چیز کو بھی حسین بنا کر پیش کیا جا سکے۔

جواب: (ب): حوالہ متن

سبق کا نام: کچھ ادب کے بارے میں مصنف کا نام: ڈاکٹر عبادت بریلوی

سیاق و سباق: ڈاکٹر عبادت بریلوی کا شمار اُردو ادب کے اعتدال پسند نقادوں میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی اپنے مذکورہ مضمون میں ادب کی ابتدا، ارتقا اور اہمیت پر بحث کرتے ہیں اور انسانوں کو ادب میں دلچسپی لینے کی وجوہات کا مدلّل انداز میں تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی نے بڑی تفصیل کے ساتھ ادب کی اہمیت بیان کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ ادب ہمارے لیے کتنا ضروری ہے۔ وہ ادب کی افادیت، اہمیت اوت اس کی تخلیق پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے تاریخی پس منظر کو بھی واضح کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ ادب کی تخلیق کس طرح شروع ہوئی اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ ختم ہونے کی بجائے زیادہ کیوں ہوتی جا رہی ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں مصنف ڈاکٹر عبادت بریلوی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انسان کے اندر پائے جانے والے حسن کے احساس نے ادب کے مرتبے کو بلند کیا ہے۔ اِنسان ہر وقت حُسن کی تلاش میں رہتا ہے۔ اس تشریح طلب جملے میں مصنف کہتا ہے کہ چونکہ اب میں فنکارانہ اور صناعانہ حسن کی بہتات ہے اور فن کاری اپنی صناعی سے بدشکل چیز کو بھی حسین بنا دیتا ہے لہٰذا اس حوالے سے ادب کا دجہ بہت اونچا ہو جاتا ہے کیونکہ ہماری معاشرتی زندگی میں اور کوئی موقع ایسا ہے ہی نہیں جہاں بدنما چیزوں کو حسین روپ دے کر سامنے لایا جاسکے۔ ادب بدصورت چیز کو بھی حسین بنا کر پیش کر سکتا ہے۔

اُردو حروف تہجی:

ا، آ، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی، ے۔ (تعداد=۳۷)

مُرکب حُروف: وہ حروف ہیں جو ہائے دوچشمی (مخلوط) سے مل کر بنتے ہیں ۔ یہ کل تعداد میں پندرہ(۱۵) ہیں۔

بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ

زبان کے جدید اُصولوں کے مطابق الف پہلے اور آ بعد میں آتا ہے کیونکہ الف ایک جب کہ الف + الف = آ شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہائے مخلوط (ھ) اُردو میں کبھی لفظ کے شروع میں نہیں آتا۔ ہمزہ اُردو میں پورا حرف شمار نہیں ہوتا یہ بسا اوقات بطورِ اضافت آتا ہے۔ مثلاً سرمایہ اُردو، مجموعہ کلام، تحفہ خلوص۔

ہدایت برائے اساتذہ: طلبہ کو تنقید کی تعریف اور چند مشہور نقادوں کے نام بتائیں۔